مدیر کے نام

خالد علی، پشاور

میں قانون کا طالب علم ہوں۔ گذشتہ روز ایک کلینک پر ترجمان القرآن پڑھنے کو ملا، جس میں ڈاکٹر ریحان اختر قاسمی کا مضمون 'ڈاکٹر حمید اللہ اور قانون بین الممالک' (اکتوبر ۲۰۱۸ء)، تاریخ اور علم وفن کی گہرائی تک لے گیا۔ ہمارے بزرگوں نے اتنی محنتوں کے ساتھ علوم وفنون کے دامن کو مالا مال کیا اور ہم ہیں کہ بدقسمتی سے محض مغرب کی چکاچوند سے متاثر ہوکر، احساس کم تری کا شکار ہیں۔

ابصار علی، سرگودھا/ زاہد رؤف، کراچی

'مستحکم پاکستان: مولانا مودودی کا لائحہ عمل' (اکتوبر ۲۰۱۸ء) جاوید اقبال خواجہ نے بڑی رواں تحریر میں قابلِ تحسین مضمون لکھا ہے، جس میں اہل وطن کے لیے مستقل رہنمائی کا خزانہ موجود ہے

حسیب احمد، کراچی

اکتوبر ۲۰۱۸ء کے شمارے میں عارف الحق عارف کا مضمون: 'بنگلہ دیش کا ایک تحریکی سفر'، اعلیٰ درجے کا عملی اور رہنما مضمون ہے۔ یقیناً تحریک کے پالیسی ساز اس کے مندرجات کی گہرائی پر غور فرمائیں گے۔ اس مضمون کو پڑھنے کے بعد طلب پیدا ہوئی ہے کہ پروفیسر غلام اعظم مرحوم کی خودنوشت کا اردو میں ترجمہ شائع ہو۔

جواد حسین، ملتان/ راجا محمد عاصم، موہری شریف

انصار عباسی کے مضمون، 'اعلیٰ عدلیہ، عربی زبان......، (اکتوبر ۲۰۱۸ء) نے حکمران طبقے اور عدلیہ کے رویے کو بے نقاب کیا ہے۔ مضمون کے جامع تعارفی نوٹ نے نواز شریف اور شہباز شریف کی کم ہمتی بلکہ عربی کی سراسر مخالفت دیکھ کر ان لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہییں، جو انھیں دینی شرافت کی علامت سمجھتے ہیں۔

ڈاکٹر مسعود احمد شاکر، فیصل آباد

'قادیانیت کے حوالے سے بحث' (اکتوبر ۲۰۱۸ء) میں برطانوی سامراج کی ہندستان آمد، کے حوالے سے ایک انگریزی رپورٹ کا ذکر کیا گیا ہے کہ: 'یہ رپورٹ آج بھی انڈیا آفس لائبریری میں موجود ہے، جس کی روشنی میں مرزاے قادیان کو 'ظلی نبی' بنایا گیا ہے' (ص ۲۹)۔ بلاشبہہ انڈیا آفس لائبریری میں تقریباً تین سو برسوں پر پھیلے برطانوی مسودات اور رپورٹیں موجود ہیں۔ ان کے بارے میں معلومات 'ویب سائٹ' پر